شام کو جب وہ واپس آیا تو عروبہ اسکا بریف کیس تیار کر چکی تھی۔ وہ اسے خدا حافظ کہہ کر گھر سے باہر نکلا اور ٹیکسی کے ذریعے آگے بڑھ گیا۔ عروبہ نے بھی کار نکالی اور اسکے تعاقب میں روانہ ہوگئی۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کہاں جاتا ہے اور کس کے ساتھ گھومتا ہے۔ اسنے ٹیکسی اور کار کے درمیان مناسب فاصلہ رکھا تھا۔ ایک کوٹھی کے سامنے رکنے کے بعد وہ بریف کیس اٹھائے اندر چلا گیا۔ اسکا دل رو رہا تھا۔ اس نے جو سپنا دیکھا۔ وہ سپنا اب اندوہناک حقیقت بن کر اسے ڈس رہا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک آتش فشاں پھٹ رہا تھا......

جرم و سزا

اُونچی اُڑان

عاطر شاہین

وہ دونوں پارک کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لڑکی بول رہی تھی اور مرد خاموشی سے زمین کو گھورتے ہوئے اس کی باتیں توجہ سے سن رہا تھا۔ لڑکی جس کا نام عروبہ تھا، کی عمر چوبیں اور پچیس سال کے درمیان تھی۔ خوبصورت تیکھے نقش اور بھرے بھرے جسم کی مالک تھی۔ اس کے برعکس عامر کی عمر چونتیس سال سے کسی طرح بھی کم دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی لمحے ایک لڑکا دو بوتلیں اٹھائے ان کی جانب بڑھا جسے دیکھ کر عروبہ خاموش ہوگئی۔ لڑکا بوتلیں دے کر واپس مڑا تو چند لمحوں کے بعد عروبہ دوبارہ بولی۔

''اب تم نے فیصلہ آج ہی کرنا ہے کہ تم کب میرے والدین سے مل رہے ہو...... میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میرے والدین مجھ پر کافی دباؤ ڈال رہے ہیں کہ میں اپنے کزن اکرم سے شادی کرلوں...... عامر...... کیا تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔''

''بالکل ہے عروبہ......'' عامر نے محبت پاش نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں تو تم سے اتنی شدید محبت کرتا ہوں کہ تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا...... مگر......''

''مگر کیا......'' عروبہ جلدی سے بولی۔ ''بات پوری کرو......''

''عروبہ......'' عامر اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔ ''کہیں میری عمر نہ آڑے آجائے......''

''کچھ بھی نہیں ہوتا عامر......'' عروبہ نے کہا۔ ''شادی میں نے کرنی ہے۔ میں بالغ ہوں، عاقل ہوں، اچھا برا سب جانتی ہوں......اور ویسے بھی محبت میں عمر نہیں دیکھی جاتی...... مجھے یقین ہے میرے والدین میری پسند کو ہرگز نظر انداز نہیں کریں گے......''

http://sohnidigest.com
www.KitaabPoint.Blogspot.com

عامر نے اسے بوتل اٹھانے کا اشارہ کیا اور خود بھی بوتل اٹھاتے ہوئے بولا۔ "ٹھیک ہے۔ میں کل ہی تمہارے والدین سے ملتا ہوں۔ لیکن تم اپنے والدین کو میرے بارے میں بتا دینا کہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میں اکیلا رہتا ہو۔"

"وہ میں بتا دوں گی......" عروبہ نے اثباتی گردن ہلائی۔ "کل ٹھیک شام چھ بجے آ جانا...... میں تمہارا انتظار کروں گی۔"

بوتلیں پینے کے بعد وہ اٹھے اور خارجی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عامر نے کیبن پر بوتلوں کے پیسے ادا کئے پھر پارک سے باہر نکل کر ایک طرف کھڑی کار میں بیٹھ گئے۔ عامر نے عروبہ کو اس کے گھر کے قریب ڈراپ کیا اور خود آگے بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی عروبہ لمبے لمبے قدم اٹھاتی ہوئی اپنے گھر کی طرف جانی والی گلی کی طرف چل دی۔

عروبہ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ کل پانچ بہن بھائی تھے۔ اس سے ایک بڑا بھائی تھا جو کہ شادی شدہ تھا۔ باقی دو بہنیں اور بھائی اس سے چھوٹے تھے۔ اس کے والد کسی اسکول میں ٹیچر تھے۔ بڑا بھائی بھی ریلوے میں ملازم تھا۔ اس کے بہت سارے خواب تھے۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی شادی کسی امیر زادے سے ہو، نوکر چاکر ہوں، شاندار گاڑی ہو، حتیٰ کہ کسی بھی چیز کی کمی نہ ہو۔ لیکن اس کے لئے کسی بھی امیر گھرانے سے رشتہ نہ آیا تھا۔ آخر اس کے والدین نے باہمی رضامندی سے اس کی زبانی منگنی اس کے چچا زاد اکرم سے کر دی تھی۔ اکرم اسے ایک آنکھ نہ بھاتا تھا اور عروبہ نے اس رشتے کو دل سے قبول نہ کیا تھا۔ اکرم قبول صورت تھا۔ وہ کسی فیکٹری میں ملازم تھا۔ اس کی تنخواہ تین ہزار روپے تھی اور عروبہ جانتی تھی کہ تین ہزار میں گھر کا گزارہ بھی بہت مشکل سے ہوتا ہے۔

عروبہ اور عامر کی ملاقات اتفاقیہ ہی قرار دی جا سکتی تھی۔ ایک دن عروبہ اپنی کسی سہیلی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی کہ رانگ نمبر مل گیا تھا دوسری جانب بات کرنے والا عامر تھا۔ بس اسی دن سے ہی ان کے درمیان شناسائی پیدا ہو گئی تھی۔ یہ سلسلہ تقریباً ساتھ ماہ تک چلا تھا اور دونوں ہی ٹیلی فون پر ایک دوسرے سے اظہارِ محبت کر بیٹھے تھے۔ پھر جب عامر نے ملنے پر اصرار کیا تو عروبہ بھی نہ رہ سکی۔ وہ بھی عامر کو دیکھنا چاہتی تھی اور پھر دونوں نے شہر

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com

کے گنجان آباد علاقے میں واقع پارک میں ملاقات کی اور یوں یہ سلسلہ چل نکلا۔ عامر نے عروبہ کو بتایا تھا کہ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہے۔ اس نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ جب اس نے عروبہ کو اپنے گھر چلنے کی دعوت دی تو عروبہ رد نہ کر سکی۔ عروبہ جب عامر کے گھر گئی تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹنے لگیں۔ شاندار گھر تھا، نوکر و چاکر حتیٰ کہ زندگی کی ہر سہولت میسر تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ عامر ہی اس کے خوابوں کا شہزادہ ہے اور اس سے شادی کر کے وہ ساری زندگی خوش رہ سکتی ہے۔

دوسری طرف جب عروبہ کے والدین نے عروبہ پر دباؤ بڑھایا تو اس نے اکرم سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو عروبہ......'' اس کی ماں نے حیرت سے کہا۔

''میں درست کہہ رہی ہوں امی......'' عروبہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا۔ ''میں اکرم سے ہرگز شادی نہیں کروں گی...... یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔''

''مگر عروبہ...... تمہارا باپ اپنے بھائی کو زبان دے چکا ہے......'' اس کی ماں نے کہا۔

''یہ منگنی زبانی طے ہوئی ہے......'' عروبہ نے کہا۔ ''اس کی باقاعدہ رسم ادا نہیں ہوئی...... آپ انہیں میری طرف سے جواب دے دیں۔''

''تو پھر تم کس سے شادی کرو گی......؟'' اس کی ماں نے پوچھا۔ ''عروبہ تمہاری دوسری بہنیں بھی جوان ہو رہی ہیں...... ان کی بھی شادی کرنی ہے...... آج تم اپنی من مانی کر رہی ہو کل وہ بھی ایسا ہی کریں گی۔''

''امی...... میں کچھ نہیں جانتی...... میں شادی کروں گی تو عامر سے ورنہ نہیں۔'' اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''عامر......'' اس کی ماں حیرانگی سے بولی۔ ''یہ عامر کون ہے......'' عروبہ نے عامر کے بارے میں اپنی ماں کو بتا دیا۔

''میں آپ کو بہت جلد عامر سے ملوا دوں گی......'' اور پھر وہ دن بھی آ گیا۔ جس دن عامر عروبہ کے والدین سے ملنے ان کے گھر آیا۔ عامر کی عمر دیکھ کر ہی عروبہ کا باپ ٹھٹک گیا تھا۔ اس کی اور عروبہ کی عمر میں زمین

www.KitaabPoint.Blogspot.com http://sohnidigest.com

آسمان کا فرق تھا۔ عامر نے عروبہ کے والدین کو بتا دیا تھا کہ اس کے والدین ایک حادثے میں جاں بحق ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔

اب اس کا کوئی بھی نہیں ہے۔ عامر جب وہاں سے رخصت ہو گیا تو اس کی ماں نے عروبہ سے کہا۔

"عروبہ...... بے شک عامر اچھا ہے...... لیکن اس کی اور تمہاری عمر میں بہت فرق ہے...... کیا تم اس شخص کے ساتھ خوش رہ سکو گی جو عمر میں تم سے آٹھ نو سال بڑا ہو...... بیٹی ایسی شادیاں ہرگز کامیاب نہیں ہوتیں...... میری ابھی بھی رائے ہے کہ تم میری بات مان لو۔"

"نہیں امی...... میں فیصلہ کر چکی ہوں......" عروبہ نے کہا۔ "اور ویسے بھی دنیا میں لاکھوں ایسی شادیاں ہو چکی ہیں جن میں یا تو لڑکی لڑکے سے بڑی ہوتی ہے یا پھر لڑکا لڑکی سے بڑا ہوتا ہے...... اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

عروبہ کے والد نے اپنے بھائی کو عروبہ کی طرف سے جواب دے دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے بھائی سے ناراض ہو گیا تھا۔ چند دنوں بعد عروبہ اور عامر کی خاموشی سے شادی ہو گئی۔ عامر کی طرف سے کوئی بھی شریک نہ ہوا تھا۔ عامر سے شادی کر کے عروبہ بہت خوش تھی۔ اس کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔ اب وہ بہت بڑے گھر کی مالکن بن چکی تھی۔ اس کی تمام خواہشیں عامر پوری کر رہا تھا۔ وہ روزانہ شام کو کار میں بیٹھ کر گھومنے جاتے اور رات گئے تک ان کی واپسی ہوتی۔

ان کی شادی کو دو ماہ ہو چکے تھے۔ عروبہ عامر کے ساتھ بہت خوش تھی۔ عروبہ کا جو خواب تھا وہ آہستہ آہستہ پورا ہوتا جا رہا تھا۔ اسے زندگی کی ہر وہ سہولت مل گئی تھی جس کی وہ خواہش مند تھی۔ وہ روزانہ ہی شام کو گھومنے باہر نکل جاتے تھے۔ اس دن وہ گھر میں اکیلی تھی۔ عامر دفتر گیا ہوا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ساتھ تپائی پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عروبہ سمجھی کہ شاید عامر کا فون ہو۔ اس نے فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو......" اس نے کہا۔ "کون ہے۔"

"عروبہ...... میں عامر بول رہا ہوں......" دوسری طرف سے عامر ہی تھا۔

"عامر...... تم۔" عروبہ خوشی سے بولی۔ "مجھے یقین تھا کہ یہ تم ہی ہو گے۔"

http://sohnidigest.com
www.KitaabPoint.Blogspot.com

"میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ میں آج رات گھر نہ آسکوں گا...... عامر نے کہا۔ "تم رات کے کھانے پر میرا انتظار مت کرنا۔"

"خیریت......" عروبہ چونک پڑی۔ "کیا کہیں جا رہے ہو......؟"

"بھئی میں لاہور جا رہا ہوں کاروباری سلسلے میں......" عامر نے کہا۔ "کل شام تک آجاؤں گا......او کے۔اپنا خیال رکھنا......" اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔ عروبہ نے ڈھیلے انداز میں ریسیور کریڈل پر رکھا اور سوچنے لگی کہ یہ عامر کو بیٹھے بٹھائے لاہور کی کیا سوجھی ہے۔ خیر۔ وہ جانتی تھی کہ کاروبار کے سلسلے میں اس کا دوسرے شہروں میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔

دوسرے دن رات آٹھ بجے کے قریب عامر واپس آیا۔

"سفر کیسا رہا......" عروبہ نے پوچھا۔

"آں......" عامر چونک پڑا...... "ہاں...... سفر...... اچھا رہا......تم سناؤ...... میرے بغیر اداس تو نہیں ہوئی تھی......"

"ہوئی تو تھی......" عروبہ نے کہا۔ "خیر اب تو آپ آگئے ہیں...... میں کھانا لگواتی ہوں......" وہ اٹھی۔

"سنو...... میں کھانا کھا کر آرہا ہوں......" عامر نے کہا۔ "تم کھانا چاہو تو کھالو...... میں کافی تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں...... اس لئے آرام کرنا چاہتا ہوں......" اتنا کہہ کر عامر اٹھا اور بیڈ روم میں چلا گیا۔ عروبہ حیرت سے اسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ عامر کو کیا ہو گیا ہے۔ عامر تو اس کے بغیر رات کا کھانا بھی نہ کھاتا تھا۔ لیکن آج...... اس سے آگے وہ نہ سوچ سکی اور وہیں بیٹھ گئی۔ اس کی بھوک بھی ختم ہو چکی تھی۔

"دو دن کے بعد عامر کو پھر کسی ضروری کام کے سلسلے میں لاہور جانا پڑا۔ عروبہ نے شام کو اکیلے ہی باہر جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ کچھ بازار سے خریداری کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے کار نکالی اور بازار کی طرف بڑھ گئی۔ بازار سے خریداری کر کے وہ واپس گھر کی طرف آ رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر عامر اور کسی نامعلوم لڑکی پر پڑی۔ وہ دونوں ایک ہوٹل سے نکل رہے تھے۔ عروبہ نے یکدم کار روکی اور انہیں دیکھنے لگی۔ پہلے پہل تو اسے وہم ہوا کہ اس کی آنکھیں دھوکا کھا رہی ہیں۔ اس نے کار ریورس کی اور اس کی طرف دیکھا۔ وہ واقعی عامر تھا۔ وہ دونوں

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com

کار میں سوار ہوئے اور کار آگے بڑھ گئی۔ عامر تو لاہور گیا تھا۔ یہ اچانک اس کی واپسی کیسے ہوگئی اور وہ نامعلوم لڑکی کے ساتھ لیاقت کالونی کی ایک کوٹھی میں چلا گیا تھا۔ عروبہ گھر آ گئی۔ صدمے سے اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ عامر اسے دھوکا دے کر کسی اجنبی لڑکی کے ساتھ یوں گھوم سکتا ہے۔ خیالات کی یلغار اس کے دماغ پر حملہ آور ہو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے ان وسوسوں کو دماغ سے نکالا۔

"نہیں...... عامر ایسا نہیں ہو سکتا......" وہ بڑبڑائی۔

ساری رات وہ سوچتی رہی کہ آخر وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے جو عامر کے ساتھ تھی۔ رات وہ ٹھیک سے وہ سو بھی نہ سکی۔ صبح جب اٹھی تو اس کے سر میں ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا۔ اس نے سر درد کی گولی کھائی اور سو گئی۔ دوپہر کو اٹھی تو سر کا درد قدرے کم تھا۔ نہانے سے اس کی ساری کسلمندی دور ہو گئی۔ ابھی وہ بیڈ روم میں آ کر بیٹھی ہی تھی کہ اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے قدرے بے زاری کے ساتھ ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو...... کون......" اس نے پوچھا۔

"آپ مسز عروبہ عامر بات کر رہی ہیں......" دوسری طرف سے اجنبی آواز آئی۔

"جی میں مسز عروبہ عامر بات کر رہی ہوں......" عروبہ چونک کر بولی۔ "آپ کون ہیں......؟"

"آپ مجھے اپنا ایک ہمدرد ہی سمجھے......" آواز آئی۔ "میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا شوہر زندہ رہے تو آپ اپنے شوہر کو سمجھائیں کہ وہ رضوانہ کا پیچھا چھوڑ دے......"

"کیا مطلب...... آپ کہنا کیا چاہتے ہیں......" مسز عروبہ حیرانگی سے بولی۔

"مسز عروبہ عامر...... آپ بہت بھولی ہیں......" اجنبی نے کہا...... "آپ بھی اس فراڈیئے کے چکر میں پھنس گئی اور اس کے ساتھ شادی کر لی...... آپ نہیں جانتی کہ عامر کا کردار کیسا ہے...... میں اگر آپ کو بتاؤں تو شاید آپ کو میری بات پر یقین نہ آئے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ انتہائی عیاش اور آوارہ قسم کا آدمی ہے۔ نجانے کتنی لڑکیوں کو اپنے بستر کی زینت بنا چکا ہے...... نجانے کتنی لڑکیوں کی وہ عزتوں سے کھیل چکا ہے۔ آپ کو شاید یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے......"

"کیا......" عروبہ کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا۔

http://sohnidigest.com
www.KitaabPoint.Blogspot.com

”میں درست کہہ رہا ہوں......“ اجنبی چند لمحے بعد بولا۔ ”اس نے ایک معصوم لڑکی کو اپنی محبت کے جال میں پھنسایا تھا۔ وہ لڑکی بہت غریب تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ عامر سے شادی کر کے اپنی زندگی حسین بنا لے گی۔ عامر اس کی عزت سے کھیل چکا تھا اور اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب فرحت نے اسے دھمکی دی کہ اس نے اس کے ساتھ شادی نہ کی تو وہ اس کے بارے میں پولیس کو بتا دے گی...... اور پولیس کے ڈر سے عامر نے اس سے شادی کر لی...... مگر......“ اتنا کہہ کر اجنبی خاموش ہو گیا۔

”مگر کیا...... ہیلو......“ عروبہ تیز آواز میں بولی۔ ”ہیلو...... ہیلو“

”مگر اس لڑکی کا انجام بہت بھیانک ہوا......“ اجنبی خاموشی کے بعد دوبارہ بولا۔ ”عامر نے شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد فرحت کو کہیں غائب کر دیا...... میرا خیال ہے کہ اس نے یقیناً اسے قتل کر دیا ہو گا...... فرحت کو عامر کے بارے میں بعد میں معلوم ہو گیا تھا کہ عامر ایک عیاش اور بدقماش انسان ہے۔ جب اس نے عامر کو ان کاموں سے منع کیا تو عامر نے نجانے اس بچاری کے ساتھ کیا سلوک کیا......“

عروبہ یہ سب کچھ سن کر ہولے ہولے کانپ رہی تھی...... اس نے صوفے کا سہارا لے رکھا تھا۔ وہ اتنی مخبوط الحواس ہو چکی تھی کہ اگر اس نے صوفے کا سہارا نہ لے رکھا ہوتا تو وہ یقیناً بے ہوش ہو کر گر جاتی۔

”مسز عروبہ عامر...... میں اگر چاہوں تو آپ کے شوہر کو ٹھکانے لگا سکتا ہوں......“ اجنبی دوبارہ بولا۔ ”مگر میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے ہاتھ خون سے رنگوں...... آپ اسے سمجھایئے کہ وہ رضوانہ کا خواب وخیال چھوڑ دے ورنہ اس کا انجام بہت برا ہو گا......“ اس کے ساتھ ہی رابطہ کٹ گیا۔ ریسور عروبہ کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے لٹک گیا۔ اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ عامر انسان نہیں درندہ ہے...... کئی لڑکیوں کی عزتوں کا لٹیرا ہے۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے سہانے خوابوں کی خاطر کافی اونچی پرواز کی تھی...... شاندار گھر، کار اور زندگی کی ہر سہولت حاصل کرنے کی خاطر اس نے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔

شام کو جب عامر گھر آیا تو اس وقت وہ کچھ اچھے موڈ میں تھا۔

”ہیلو عروبہ......“ وہ چہک کر بولا۔ ”میرے بغیر یقیناً تم اداس رہی ہو گی...... یہ تمہاری شکل سے ہی لگ رہا ہے۔“ عروبہ کوئی جواب دینے کے بجائے صرف اسے گھورے جا رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ عامر پر یہ

www.KitaabPoint.Blogspot.com http://sohnidigest.com

ظاہر نہ ہونے دے کہ اسے اس کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔اس نے کچھ اور ہی فیصلہ کیا تھا۔اسے اپنی طرف یوں گھورتا دیکھ کر عامر ٹھٹکا اور حیرت سے بولا۔

"خیریت ہے عروبہ......" تم مجھے یوں کیوں دیکھ رہی ہو......"

"دو دن کے بعد ملاقات ہو رہی ہے......" عروبہ نے کہا۔"اس لئے میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں تمہیں دیکھتی رہوں۔تم سناؤ......لاہور کا ٹور کیسا رہا......"

"زبردست......" عامر خوشی سے بولا۔"میری کمپنی کا بنایا ہوا مال لاہور میں کافی فروخت ہو رہا ہے۔ اسی خوشی میں، میں آج تمہیں آئسکریم کھلانے لے چلوں گا......چلو......جلدی سے تیار ہو جاؤ"

"میرا جی نہیں چاہ رہا......" عروبہ نے بہانا بنایا۔"پھر کسی دن چلیں گے......"

"ارے خیریت تو ہے عروبہ......" عامر پریشان ہو گیا۔

"یہ بیٹھے بٹھائے تمہیں کیا ہو گیا ہے......"

"بس صبح سے سر میں ہلکا سا درد ہے......" عروبہ نے کہا۔"میں نے ٹیبلیٹ کھالی ہے......جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا......تم پریشان مت ہو......"

"عامر نے کندھے اچکائے جب کہ عروبہ خاموشی سے اٹھ کر کچن میں آ گئی اور رات کا کھانا بنانے لگی۔ کھانا کھانے کے بعد عامر ایک گھنٹے کیلئے باہر چلا گیا تھا۔اس کی واپسی جب ہوئی تو عروبہ سو رہی تھی۔عامر عروبہ کے پہلو میں لیٹ گیا۔صبح عامر نو بجے تیار ہو کر دفتر جانے لگا تو اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی......اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"عامر بول رہا ہوں......" عامر نے کہا۔

"سنو مسٹر عامر......" دوسری طرف سے وہی اجنبی آواز آئی۔"میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اگر تم نے دوبارہ رضوانہ سے ملنے کی کوشش کی تو تمہارا انجام بہت بھیانک ہو گا......" اس کے ساتھ ہی رابطہ کٹ گیا۔جبکہ عامر حیرت و پریشانی کے ملے جلے تاثرات لئے ریسیور کو گھورتا رہ گیا۔

"کس کا فون تھا......" عروبہ نے کہا۔

"پتہ......پتہ نہیں......کٹ گیا تھا......" عامر نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com

رضوانہ انتہائی خوبصورت اور حسین جسم کی مالک تھی۔ اس کی عمر کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ پھر بھی اسے اکیس بائیس سال کا کہا جا سکتا تھا۔ لمبا قد، گوری رنگت اور اس پر کالے کالے بال اسے مزید حسین بنائے ہوئے تھے۔ بلکہ ایسا لگتا تھا جیسے ساری دنیا کا حسن اس پر آ کر ختم ہو رہا ہو۔ عامر سے اس کی ملاقات بس اسٹاپ پر ہی ہوئی تھی۔ اس دن رضوانہ بس کے انتظار میں کھڑی تھی۔ گرمیاں تھیں۔ اس لئے بس اسٹاپ پر اکا دکا ہی افراد تھے۔ چند اوباش قسم کے نوجوان اسے تنگ کر رہے تھے۔ اس پر فحش فقرے کس رہے تھے۔ اسی وقت وہاں سے کار کا گزر ہوا تھا اور اس نے رضوانہ کو ان اوباش نوجوانوں سے بچایا تھا اور اسے لفٹ دی تھی۔ اس دن سے وہ ایک دوسرے کے گہرے دوست بن گئے تھے اور دوستی محبت پر آ کر ختم ہو گئی تھی۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے تھے اور شادی کرنا چاہتے تھے لیکن رضوانہ کے والدین نے اس کا رشتہ بچپن میں ہی اس کے خالہ زاد ریاض سے کر دیا تھا۔ مگر رضوانہ ریاض کی بجائے عامر سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے گھر والے اس بے جوڑ شادی پر اعتراض کریں گے۔ اس نے اس خدشے کا اظہار عامر سے بھی کر دیا تھا اور عامر نے کہا تھا کہ وہ چند دن تک سوچ کر اس کا حل نکالے گا...... وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ رضوانہ سے شادی کر لے۔ وہ ایک بدقماش اور ہوس پرست انسان تھا۔ بہت ساری لڑکیوں کی عزتیں لوٹنے کے بعد بھی اس کی ہوس ختم نہ ہوئی تھی۔ جب سے اجنبی کا فون موصول ہوا تھا۔ اس وقت سے وہ انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اجنبی کون تھا اور رضوانہ کا کیا لگتا ہے۔ اس نے جب اس خدشے کا اظہار رضوانہ سے کیا تو رضوانہ بھی پریشان ہو گئی۔

''کون ہو سکتا ہے ایسا آدمی...... جو مجھے تم سے ملنے سے منع کر رہا ہے......'' عامر تشویش بھرے لہجے میں بولا......کون ہو سکتا ہے وہ......''

''کہیں تمہارا کوئی دشمن تو نہیں ہے......'' رضوانہ نے پوچھا۔

''نہیں...... میرا تو کوئی دشمن نہیں ہے......'' عامر پرسوچ لہجے میں بولا۔ ''خیر...... ایک بار وہ میرے سامنے آ جائے میں اسے پولیس کے حوالے کر دوں گا......'' ''تم پریشان مت ہو...... کچھ بھی نہیں ہوگا......''

''تم نے ابھی تک شادی کے بارے میں جواب نہیں دیا'' رضوانہ نے گفتگو کا موضوع بدلا...... گھر والے مجھ پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ میں ریاض سے شادی کر لوں...... عامر ہمارے پاس وقت کم ہے کہ جلد از جلد

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com

شادی کرلیں...... میں تمہاری خاطر وہ گھر بھی چھوڑنے کو تیار ہوں...... بولو...... تمہارا کیا فیصلہ ہے۔"

"ٹھیک ہے...... میرا فیصلہ بھی یہی ہے......" عامر نے کسی اور خیال کے تحت کہا۔ "تم کل ٹھیک رات بارہ بجے میری کورنگی والی کوٹھی پر پہنچ جانا...... میں تمہارا وہیں انتظار کروں گا...... میں شادی کے جب تک انتظامات مکمل کرلوں گا......"

"ٹھیک ہے...... میں آجاؤں گی......" رضوانہ نے کہا اور پھر انہوں نے آئسکریم کھائی اور ہوٹل سے باہر نکلے اور علیحدہ علیحدہ سمتوں کی طرف چل دیئے۔

☆☆☆☆☆

عروبہ...... میں کاروبار کے سلسلے میں کوئٹہ جا رہا ہوں...... دو دن کے بعد آؤں گا......" عامر نے دوسرے دن دفتر جانے سے پہلے کہا۔ "تم اس دوران گھر جانا چاہو تو جا سکتی ہو......"

"عامر...... کیا خیال ہے...... اس بار میں بھی تمہارے ساتھ نہ چلوں......" عروبہ نے کہا۔ "میں بھی اس دوران کوئٹہ کی سیر کرلوں گی۔"

"نہیں عروبہ...... میں تمہیں پھر کسی دن لے چلوں گا......" عامر نے کہا۔ "تمہارا میرے ساتھ کاروباری ٹور پر جانا مناسب نہیں ہے...... اچھا...... میں اب چلتا ہوں...... میرا بریف کیس شام کو تیار رکھنا۔" اتنا کہہ کر عامر دفتر چلا گیا۔ جب کہ عروبہ نے سوچ لیا تھا کہ وہ کیا کرے گی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یقیناً کچھ ہونے والا ہے۔

شام کو جب عامر واپس آیا تو عروبہ اس کا بریف کیس تیار کر چکی تھی۔ وہ اسے خدا حافظ کہہ کر گھر سے باہر نکلا اور ٹیکسی کے ذریعے آگے بڑھ گیا۔ عروبہ نے بھی کار نکالی اور اس کے تعاقب میں روانہ ہوگئی...... وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ عامر کہاں جاتا ہے اور کس لڑکی کے ساتھ گھومتا ہے...... اس نے ٹیکسی اور کار کے درمیان مناسب فاصلہ رکھا تھا...... تاکہ عامر کو شک نہ گزرے ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کورنگی کی طرف مڑ گئی اور ایک کالونی میں داخل ہوگئی...... ایک کوٹھی کے سامنے رکنے کے بعد عامر نے کرایہ ادا کیا اور بریف کیس اٹھائے وہ اس کوٹھی کے اندر چلا گیا۔ عروبہ نے چند لمحے وہاں رکنے کے بعد کار ریورس کی اور واپس گھر آ گئی۔ اس کا دل رو رہا تھا کہ اس نے دولت اور چند آسائشوں کی خاطر اونچی اڑان اڑنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے جو سپنا دیکھا۔ وہ سپنا اب اندوہناک حقیقت بن کر اسے ڈس رہا تھا۔ دنیاوی آسائشوں کی خاطر اس نے اپنے والدین کے

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com

اعتماد کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ کاش اسے پہلے ہی معلوم ہو جاتا کہ عامر ایک عیاش اور بدقماش انسان ہے۔ تو وہ دوسری بار کبھی بھی اسے نہ ملتی۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ اسے عامر سے نفرت ہو رہی تھی۔ اس کے دماغ میں ایک آتش فشاں پھٹ رہا تھا۔ اگر وہ اس لڑکی کو اپنی آنکھوں سے عامر کے ساتھ نہ دیکھتی تو شاید فون کرنے والے اجنبی کی بات پر ہرگز یقین نہ کرتی...... اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عامر سے دوٹوک بات کرے گی۔

دو دن بعد جب عامر واپس آیا تو اس کے چہرے کا رنگ کچھ بدلا بدلا سا تھا۔

"عروبہ...... کیا بات ہے تم کچھ پریشان ہو......" اس نے عروبہ سے کہا۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن عروبہ نے ہاتھ چھڑا لیا۔ عامر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا بات ہے عروبہ......"

"مجھے چھونے کی کوشش مت کرو عامر......" عروبہ پھٹ پڑی۔

"میں تمہارے بارے میں سب کچھ جان چکی ہوں......"

"کیا جان چکی ہو......" عامر کے چہرے پر رنگ آنے جانے لگے۔

"یہی کہ تم ایک انتہائی گھٹیا اور برے آدمی ہو......" عروبہ نے کہا۔ "تم لڑکیوں کی عزتوں کے لٹیرے ہو...... اور ایسے آدمی کے ساتھ میں ہرگز رہنا پسند نہیں کروں گی...... تم مجھے آزاد کر دو۔"

"ہوں...... تو یہ بات ہے......" عامر نے ہنکارا بھرا...... "تو تمہیں کسی نے میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے...... مجھے معلوم ہے کہ تمہیں یہ سب کچھ کس نے بتایا ہوگا...... میں اس حرام زادے سے نمٹ لوں گا......"
اس کی آنکھیں خون کبوتر کی مانند سرخ ہو گئی تھیں۔ "میں تمہیں آزادی ضرور دوں گا...... لیکن موت کے بعد۔"

"کک...... کک...... کیا مطلب......" عروبہ گھبرا کر پیچھے ہٹی۔ "تت...... تت...... تم۔"

"ہاں...... میں تمہیں قتل کر کے تمہاری لاش غائب کر دوں گا......" عامر نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ "میں کافی عرصے سے تم سے چھٹکارا پانے کا سوچ رہا تھا اور آج رات میں واقعی تمہیں قتل کر دیتا...... خیر......" وہ آہستہ آہستہ عروبہ کی طرف بڑھنے لگا۔ عروبہ لرزاں ٹانگوں کے ساتھ پیچھے ہٹنے لگی۔ اس کے چہرے پر وحشت چھا گئی تھی۔

"دیکھو عامر...... میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے......" عروبہ گھبرا کر بولی۔ "مم...... مجھے مت مارو۔"

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com

''اگر میں تمہیں چھوڑ دوں گا تو...... تو تم میرے بارے میں پولیس کو بتا سکتی ہو......'' عامر نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔ ''اس لئے تمہارا زندہ رہنا میرے لئے کسی خطرے سے کم نہیں ہے۔''

عروبہ پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار سے جا لگی۔ اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی۔ عامر اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ریوالور کا رخ عروبہ کے سینے کی طرف تھا۔ عروبہ نے خوف کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔

''میں تمہیں زندگی سے ہی آزاد کر رہا ہوں......'' اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اسی وقت گولی چلی اور عروبہ کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ ساتھ ہی عامر کے حلق سے بھی دلخراش چیخ بلند ہوئی۔ وہ نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ عروبہ نے خوف کی شدت سے بند آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ عامر نیچے گرا ساکت پڑ چکا ہے۔ سامنے ہی دروازے پر ایک پولیس والا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ جس کی نال میں سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔

''مجھے پتہ تھا کہ یہ یہیں ہوگا......'' انسپکٹر نے کہا۔

''آپ خدا کا شکر ادا کریں کہ میں بروقت پہنچ گیا ہوں...... ورنہ یہ کچھ بھی کر سکتا تھا......'' عروبہ خوف کے مارے گنگ نگاہوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔ انسپکٹر کہہ رہا تھا۔ ''ہمیں اس کی کافی عرصے سے تلاش تھی لیکن اس کے بارے میں ہمیں ثبوت نہیں مل رہا تھا...... اس نے دو دن قبل ایک نوجوان لڑکی کی عزت لوٹنے کے بعد اسے قتل کیا ہے۔ یہ نوجوان لڑکیوں کو شادی کا جھانسہ دے کر ان کی عزتیں لوٹ لیتا ہے اور بعد ازاں انہیں قتل کر کے ان کی لاشیں غائب کر دیتا ہے۔''

اس نے سپاہیوں کو بلایا اور سپاہی عامر کی لاش لے کر چلے گئے۔

''مجھے افسوس ہے کہ مجھے ایسا کرنا پڑا......'' انسپکٹر نے کہا۔ ''اگر میں ایسا نہ کرتا تو۔''

''آپ نے جو بھی کیا ہے اچھا کیا ہے۔'' عروبہ نے کہا۔ ''اس جیسے درندے کو جینے کا کوئی حق نہیں ہے...... جس سے لڑکیاں محفوظ نہ ہوں...... اگر آپ آج نہ پہنچتے تو شاید یہ مجھے بھی قتل کر دیتا...... میں تو خود ندامت محسوس کر رہی ہوں کہ ایسا بدقماش اور کمینہ انسان میرا شوہر تھا......'' عروبہ نے ٹھنڈا سانس لیا۔

''کاش...... میں نے اسے والدین کی بات مان لی ہوتی اور عیش و عشرت کی دولت کی طرف نہ بھاگتی...... نہ ہی اونچی اڑان اڑتی اور نہ ہی یہ دن دیکھنا پڑتا۔''

❂......❂......❂

www.KitaabPoint.Blogspot.com
http://sohnidigest.com